تعارف

امیر تبلیغ اسلامی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری دامت برکاتہم العالیہ

سرزمین ملتان اولیاء وصلحاء سے معمور ہے اس خطہ نے بکثرت اولیاء کرام پیدا کئے ہیں، اسی وجہ سے اس خطہ مقدسہ کو مدینۃ الاولیاء کہتے ہیں۔ ملتان شریف کی مہکتی سرزمین پر پیدا ہونے والے مردانِ حق میں سے ایک رفیع القدر اور عظیم المرتبت ہستی پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف اسرار حقیقت حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری دامت برکاتہم العالیہ کی بھی ہے ان کی زندگی کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے، اور مقصود صرف یہی ہے کہ دورِ حاضر کے مسلمان اس بات کو بخوبی جان سکیں کہ آپ ان مقبولانِ خدا عزوجل میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے دین متین کی خدمت کے لیے منتخب فرما کر بہت سے اوصاف حمیدہ سے نوازا ہے تاکہ لوگ آپ کی قدر و منزلت کو جان کر قریب آئیں اور آپ کی صحبت پر اثر سے مستفیض ہو کر اپنے دلوں کو محبت الٰہی جلا جلالہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جگمگائیں۔ آپ کی وسعت نگاہ، شیریں زباں اور دل کا سوز و گداز ہر آنے والے کو آپ کا اسیر بنا دیتا ہے، آپ انتہائی دلکش و پروقار شخصیت کے مالک ہیں شاید انہیں رہبران امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے کہا تھا:

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پر سوز

یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

ولادت باسعادت

آپ 7 محرم الحرام 1380 ھ بمطابق 8 مئی 1961ء بروز پیر مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے محلہ عمر فاروق اندرون لوہاری گیٹ میں شیخ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ شروع ہی سے فضل خداوندی آپ کے شامل حال رہا، جونہی ہوش سنبھالا اپنے دل کو محبت رب کریم عزوجل اور عشق رسول عظیم صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کی چاشنی سے لبریز پایا عارفان حق کی مجالس کے حاضر باش رہے اور بزرگان دین کے احوال و کوائف کے دلدادہ بن کر اسی راہ پر چل پڑے، آپ کی زندگی کے اکثر اوقات تبلیغ دین ذکر و درود، دینی کتب کے مطالعہ اور مزارات اولیاء کی حاضری میں صرف ہوتے رہے۔

تعلیم

آپ نے معاشرے کے ماحول میں مروج تعلیم حد ضرورت تک ہی حاصل کی دوران طالب علمی ہی اللہ

بجھانے کے لیے محققین علمائے اہلسنت کی صحبت کو سرمایہ حیات بنالیا۔اپنے دینی علوم کی ترقی کی طلب میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالرحمن جامی سعیدی قادری زید مجدہ الکریم کی صحبت میں ایک طویل عرصہ گزارااور ان سے علوم دینیہ کا اکتساب فرمایااور ھنوز ان کی صحبت سے مستفیض ہورہے ہیں۔

تبلیغ دین

قبلہ پیر صاحب یوں تو کئی ایک اوصاف کاملہ کی حامل شخصیت ہیں لیکن ان تمام اوصاف میں سے تبلیغ دین کا جذبہ نمایاں ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا دردِ دین عطا فرمایا ہے

ابھی جوانی کے ابتدائی ایام گزر رہے تھے کہ آپ نے معاشرے کے ماحول کا بغور جائزہ لیا اپنے چہار جانب طائرانہ نظر ڈالی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان حق ترجمان سے قرب قیامت امت کے جو حالات بیان فرمائے ان کی جھلک نمایاں نظر آرہی ہے مسلمانوں کے دل خوف خدا سے خالی ہوتے جارہے ہیں۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جو سینہء مسلم میں فروزاں تھی وہ مدہم ہوتی جارہی ہے۔ آنے والی نئ نسل جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر غیروں سے ناطہ جوڑے ہوئے ہے۔اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ ماند پڑتا جارہا ہے آج کے مسلمان کو دین کی فکر ہے نہ دین کا ذوق،بس صبح شام غفلت ہی غفلت ہے۔

ہر طرف گناہوں کا بازار گرم ہے اس صورت حال کو ملاحظہ فرما کر آپ بے حد بے چین و بے قرار ہو گئے۔چنانچہ تبلیغ دین کے لیے اپنے آپ کو کمر بستہ کرلیا۔ آپ نے اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ عالی میں فریاد کی کہ

”مولا!میں اپنی زندگی تیرے دین متین کی خدمت کے لیے پیش کرتا ہوں اسے قبول فرمالے اور زندگی کے آخری سانس تک اس راہ پر استقامت عطا فرمادے۔“

چنانچہ آپ نے میدان عمل میں قدم رکھ کر تبلیغ دین کا آغاز کردیا آپ کی شیریں زباں اور پر سوز لہجے نے لوگوں کو آپ کا گرویدہ بنادیا۔ان کے اندر دینی شعور بیدار ہونا شروع ہوگیا آپ کی شب و روز محنت شاقہ رنگ لائی اور دین کے مخلص مبلغین کا ایک قافلہ تیار ہوگیا اور پھر روز بروز اس کارواں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر

لوگ ساتھ آتے گئے کارواں بنتا گیا

آپ نے اپنے شہر سے نکل کر ملک بھر میں تبلیغی دورے شروع کر دیئے ۔ مختلف شہروں میں تبلیغی اجتماعات منعقد کیے ۔ آپ کے اجتماعات میں شرکاء کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ جاتی۔ دوران بیان لوگوں کی آنکھیں

اشکبار ہوتیں۔ وہ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ اور کئی ایک بد عقیدگی سے تائب ہو کر نیکی اور ہدایت کی شاہراہ پر گامزن ہو گئے۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

جوں جوں وقت گزرتا گیا تبلیغ دین کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اس سلسلہ تبلیغ کو مزید فروغ دینے کے لیے فروری 2001ء میں دین کی تبلیغ کے جذبے کے حامل افراد کو ساتھ لے کر

تبلیغ اسلامی کی بنیاد رکھی۔ تبلیغ اسلامی کا لگایا گیا یہ پودا آج ایک تن آور درخت کی مانند بن چکا ہے۔ آپ کی شبانہ روز محنت و کاوش کا ہی یہ ثمر ہے آج تبلیغ اسلامی ملک کے متعدد شہروں میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے اور کئی ممالک میں اس کی داغ بیل ڈل چکی ہے۔ الحمد للہ سینکڑوں کارکنان، مبلغین، معلمین، مریدین و ذاکرین قبلہ پیر صاحب کی تربیت و نظر شفقت سے تبلیغ دین کا فریضہ بحسن خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

بیعت وخلافت

زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، امام السالکین پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الرحمن جامی سعیدی قادری زید مجدہ الکریم سے علم شریعت کی تکمیل فرما رہے تھے کہ دوران تربیت آپ پر یہ انکشاف ہوا کہ جس ہستی سے علم شریعت حاصل کر رہا ہوں وہ علم حقیقت کے بھی بحر بیکراں ہیں یہ عظیم بزرگ واصل حق اور عارف باللہ ہیں چنانچہ علم حقیقت کی پیاس بجھانے اور فیض باطنی کے حصول کے لیے انہی کے دست حق پرست پر بیعت فرمالی اور ہمیشہ کے لیے ان کے دامن فیض بار سے منسلک ہو گئے اور تقریباً 20 سالہ طویل عرصہ تک ان کے زیر تربیت رہ کر اکتساب فیض کیا۔ قبلہ پیر صاحب نے اپنے شیخ کریم کی صحبت میں رہ کر راہ سلوک کی تمام منازل طے کیں۔ آپ کے مرشد کریم نے آپ کو معرفت و حقیقت کے جام بھر بھر کے پلائے۔ آخر کار جب اس مرید صادق کے ذوق و شوق اور عشق الٰہی میں غلبۂ حال کا مشاہدہ کیا اور انہیں خلافت کا اہل پایا تو ایک بہت بڑی علمی نشست میں سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں آپ کی ذات والاکمال کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ (جو الفاظ آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے انہیں لفظ بہ لفظ تحریر کیا جاتا ہے:)

"حضرت مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری مرشد کامل ہیں۔ ان کے ساتھ میرا تعلق بہت پرانا ہے میں نے ان کو مختلف طریقوں سے آزمایا اور بخدا ان کو بہت ہی مخلص پایا میں نے شیخ اکبر علامہ ابن عربی کی کتاب "فصوص الحکم" کی شرح تحریر فرمائی ہے۔ اس کام میں میرے ساتھ سو فیصد تعاون ان کا رہا۔ اگر یہ میرے ساتھ تعاون نہ کرتے تو

اس سے بھی عظیم کام ہے۔ علم حقیقت پر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی کتاب "مراۃ العارفین" سے لے کر اعلیٰ حضرت اور سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب تک اور حضرت غزالئی زماں احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمھم اللہ تعالیٰ تک جتنے اولیاء کرام کی تعلیمات، تحریرات علم حقیقت پر ہیں انہیں جمع کر رہا ہوں ان کا ترجمہ اور تشریح بھی لکھ رہا ہوں یہ سارا کام بھی یہی مجھ سے لے رہے ہیں یہ عقیدت و محبت کا رشتہ ہے۔ میں اس کے لیے ان کو آزماتا تھا کہ یہ مجھے ایک مولوی سمجھ کر چھوڑ دیں گے مگر انہوں نے مجھے چھوڑا نہیں بلکہ ہمیشہ التجا کرتے رہے۔

"مجھ پر نظر کرم فرما دیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے مجھے بھی عطا فرما دیں۔"

آخر کار اس فقیر کو حکم ہو گیا میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ مجھے حکم ہوا۔ اپنے مرشدوں سے حکم ہوا انہیں کتنا آزماؤ گے جو نعمت میں نے تم کو عطا کر رکھی ہے۔ وہ ان کے سپرد کر دو یہ اس کے اہل ہیں۔ ان شاء اللہ یہ علم حقیقت کو آگے پھیلائیں گے اور اس کا نور عام فرمائیں گے میں نے پھر قلم اٹھایا اور وہ سب کچھ لکھ کر ان کے سپرد کر دیا جو میرے مرشدوں سے مجھے عطا ہوا تھا۔ اور سند بھی لکھ کر انہیں عطا کر دی ہے۔ میں قوی امید رکھتا ہوں کہ پیر طریقت، رہبر شریعت الحاج محمد ابراہیم عاجز قادری صاحب میرے مشائخ کی اس امانت کی پاسداری ضرور فرمائیں گے اور یہ فیض ہمیشہ عام فرمائیں گے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور تمام لوگوں کو ان سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)"

اس تقریر کے اختتام پر آپ کے شیخ کریم نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے آپ کے سر اقدس پر دستار خلافت سجائی اور خرقہ ء خلافت پہنایا۔ عرفان الٰہی کے وہ تمام خزانے جو انہیں اپنے مشائخ سے عطا ہوئے تھے قبلہ پیر صاحب کو بطور خاص تفویض فرما دیئے اور فرمایا اب آپ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کریں جس کے لیے خالق کائنات نے آپ کا انتخاب فرمایا ہے۔

چنانچہ مرشد کامل کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے قبلہ پیر صاحب "گم گشتگان راہ" کو صراط مستقیم پر چلانے کے لیے ولایت کے آسمان پر آفتاب ہدایت بن کر چمکے اور اپنی نور بیز کرنوں سے عالم کو منور فرمانے لگے

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالرحمن جامی سعیدی زیدہ مجدہ نے قبلہ پیر صاحب کو سلسلہ عالیہ شاذلیہ، قادریہ رزاقیہ، چشتیہ صابریہ، چشتیہ نظامیہ قلندریہ، قادریہ قلندریہ، چشتیہ قلندریہ، چشتیہ میرزائیہ، قادریہ رضویہ اور نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت عطا فرما کر ان سلاسل میں بیعت کی اجازت بھی عطا فرمائی۔

آپ کو اپنے شیخ کریم کی خلافت و اجازت کے علاوہ دیگر مشائخ سے بھی خلافتیں حاصل ہیں۔ آپ کو قدوۃ الاصفیاء حضرت علامہ پیر سید اکرام حسین شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ سلیمانیہ کی

خلافت سے بھی نوازا۔ قبلہ شاہ صاحب وہ بزرگ تھے جو ہر رات دو رکعت نفل نماز میں 120 مرتبہ سورہ یٰسین کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

مزید بریں حضرت علامہ مولانا مفتی پیر غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ مشائخ کرام (مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفٰی رضا خان قادری، غزالئی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی، محدث اعظم قبلہ سردار احمد قادری، قطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی، حضرت علامہ مولانا شیخ ابوالحسن زید الفاروقی دہلوی نقشبندی، شیخ الفقہاء حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی شیخ الاسلام محمد بن ذکریا الانصاری المدنی، حضرت علامہ مولانا شیخ غلام رسول چشتی خلیفہ مجاز حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی ، مفتی اعظم لاہور حضرت علامہ مولانا محمد اعجاز ولی الحنفی رضوی قادری حقی، مفتی اعظم پاکستان سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری، محقق العلام سیدی شاہ غلام جہانیاں المعینی ، نقیب الاشراف پیر سید علاؤ الدین قادری بغدادی رحمھم اللہ تعالیٰ) سے حاصل سلاسل اربعہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) کی خلافت سے نوازا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت ، مجاہد دین وملت حضرت علامہ مولانا محمد منان رضا قادری زیب آستانہ عالیہ قادریہ برکاتہ رضویہ سوداگران بریلی شریف جب پاکستان کے دورے پر تشریف لائے اور قبلہ پیر صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ کی دینی تبلیغی خدمات کے بارے میں جان کر بہت خوش ہوئے چنانچہ آپ نے بھی قبلہ پیر صاحب کی مخلوق خدا کی رشد وہدایت میں کاوشوں کو سراہتے ہوئے اپنی خلافت واجازت سے نوازا۔

تصنیف وتالیف

قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی جیسے بذریعہ تقریر تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اسی طرح تحریر وتصنیف کے ذریعے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی بدرجہ اتم کر رہے ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد100 سے تجاوز کر چکی ہے آپ کی تحریر شدہ کتب میں

امت کا مہینہ

میت پر نوحہ کرنے کی برائی

اڑھی کی شرعی حیثیت اور ہمارا کردار

مسلمانوں کے موجودہ زوال کے اسباب

غوث اعظم کا گھرانہ

ذکر ولادت مصطفٰی ﷺ

رضاعت مصطفیٰ ﷺ

انبیاء کی موت اختیاری ہے

قوت بازوئے مصطفیٰ ﷺ

شان ید اللہ

سخاوت حضور ﷺ

برکات درود

سب سے بڑا بخیل

فضائل قربانی

درس قربانی

قربانی کے وجوب پر تحقیقی مقالہ مطالب الاشعہ فی مقالۃ التضحیہ بعنوان "کیا قربانی واجب ہے"

قربانی کس پر واجب ہے؟

فقہی مسائل پر مشتمل کتب احکام طہارت ونجاست، قانون شریعت اور ضابطۂ شریعت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں aس کے علاوہ عقیدۂ توحید ورسالت کے تحت مختلف عنوانات پر مشتمل کئی ایک تالیفات موجود ہیں۔جن کو عوام وخواص نے بہت سراہا ہے۔ نیز موجودہ معاشرہ میں دین کے متعلق پائی جانے والی غفلتوں کے ازالہ کے لیے چالیس عنوانات پر مشتمل ایک مدلل کتاب "شفقت مصطفیٰ ﷺ اور ہمارا کردار" جو کہ 500 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے زیر تکمیل ہے۔ آپ کی کتب علمی و اصلاحی مواد سے معمور ہونے کے ساتھ ساتھ عقائد کی اصلاح وپختگی کے لیے بھی بے حد معاون ومددگار ہیں آپ کے بعض رسائل فقہی مسائل کا شاندار گلدستہ ہیں، تحریر انتہائی سلیس اور عام فہم ہے تمام کتب تخریج شدہ ہیں اور تحقیق وحوالہ جات سے مزین ہیں۔

آپ نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی علم حقیقت پر معرکۃ الاراء کتاب "مراۃ العارفین" ترجمہ "دلیل الفالحین" کا شاندار مقدمہ تحریر فرمایا ہے اور اسے اقوال بزرگان دین سے مزین فرما کر کمال مہارت سے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہ تشنگان علم حقیقت کے لیے انمول خزانہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان

تحدیث نعمت کے لیے قبلہ پیر صاحب نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ میں ایک دن سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا تو سیدی اعلی حضرت نے مجھے تحفے میں اپنا قلم عطا فرمایا۔۔۔۔۔۔ چونکہ قلم کا عطا ہونا تحریری فیضان کی واضح علامت ہے آپ کی قوت تحریر اور حسن تحریر کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یقینا آپ پر سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی نظر کرم ہے۔

اپنی خوش بختی پہ نازاں ہے یہ عاجز اس لیے

آپ سے ہے اس کو نسبت سیدی احمد رضا

قبلہ پیر صاحب کی کتب کے بارے میں علماء کرام کے تاثرات

قبلہ پیر صاحب کی کتب کو علماء کرام بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہر ذی شعور اس بات کو بخوبی سمجھتا ہے کہ ایک عالم ہی کسی مصنف کی علمی قابلیت کو پرکھ سکتا ہے۔ جن علماء کرام نے قبلہ پیر صاحب کی کتب کو دیکھا انہوں نے بڑے خوبصورت پیرائے میں خراج تحسین پیش کیا چنانچہ تحدیث نعمت کے لیے چند علماء کے تاثرات پیش کیے جاتے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ریحان حسین شاہ الہاشمی نعیمی چشتی بانی ادارہ الجامعۃ الہاشمیہ للبنات گوجرخاں

قبلہ پیر صاحب کی کتاب "مسلمانوں کے موجودہ زوال کے اسباب" کے بارے میں اپنے خیالات قلمبند کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مجھے یہ کتاب مورخہ 10-12-2020 کو موصول ہوئی اسی رات کو مطالعہ کیا۔ تو ایک عجیب لطف پایا "مختلف مقامات پر وارد آیات واحادیث کو جمع فرما کر ایسا مضبوط طرزِ تکلم و تحریر بہت ہی کم مصنفین کا طرہ امتیاز ہے۔ حق یہ ہے کہ علامہ موصوف نباض قوم ہیں اور نباض قوم وہی ہوتا ہے جس کے سامنے موضوع کے مطابق تمام آیات واحادیث واحکام موجود ہوں اور حالات حاضرہ پر گہری نظر ہو اور زوال امت کے اسباب کا صحیح اندازہ ہو اور ان اسباب کی دوری کے لیے اہل اسلام کی اصلاح کے لیے کوشاں اور ہمہ وقت فکر مند ہو اور ان اسباب کے سدباب کے لیے حق گوئی میں نڈر ہو اور بیان حق میں صرف خوف خدا کا جذبہ کارفرما ہو، الحمد للہ تعالیٰ مولانا موصوف در حقیقت نباض ملت اسلامیہ ہیں آپ کی یہ تحریر شریعت وطریقت کے بہت سے مسائل کا بھی احاطہ کیے ہوئے ہے"

حضرت علامہ مولانا مفتی ضمیر احمد ساجد دامت برکاتہم عالیہ (اسلام آباد)

"امیر تبلیغ اسلامی محمد ابراہیم عاجز قادری دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "مطالب الاشعۃ فی مقالۃ التضحیۃ" بعنوان "کیا قربانی واجب ہے؟" نظر سے گزری ہے مصنف نے اس کتاب میں بڑی محنت کی ہے اور محققانہ طرز پہ لکھی

ہے وجوب قربانی پر قرآن وسنت سے متعدد ناقابل تردید دلائل پیش کئے ہیں اور جدید انداز تحقیق کے تحت حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے یہ مقالہ قابل قدر علمی مواد پر مشتمل ہے"

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا محمد انور حسین قادری جلووانوی (دامت برکاتہم العالیہ) سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ جلووانہ شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

قبلہ پیر صاحب کی گراں قدر تصنیف "غوث پاک کا گھرانہ" کے بارے میں اپنے تاثرات یوں پیش فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم عاجز قادری صاحب نے جس انداز سے اصلاح معاشرہ کی اساس رکھی ہے لائق صد آفریں اور قابل تحسین ہے ۔ حضور غوث الاغواث سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے والد گرامی حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ کو مرکز بنایا اور خوب نقاط اور مرجعات سے اسے احسن پیرائے میں بیان فرمایا اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب پاک ، صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جزائے خیر عطا فرمائے اور تبلیغ دین متین میں برکتوں سے ہمکنار فرمائے آمین

پیر طریقت رہبر شریعت واقف اسرار حقیقت شارح فصوص الحکم و کشف المحجوب ، عارف باللہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالرحمن جامی سعیدی (دامت کاتہم العالیہ)

آپ نے سید الشہداء، شہزادہ علی المرتضی، سبط محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی علم حقیقت پر معرکۃ الاراء کتاب مراۃ العارفین کا ترجمہ وشرح بنام "دلیل الفالحین" مرتب کیا اس عظیم کام میں قبلہ پیر صاحب کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اس فقیر نے اس کتاب (مراۃ العارفین) کو بغور پڑھا اور اس سے فیض حاصل کرنے کے لیے اس کا ترجمہ اور شرح تحریر کروادی تاکہ طالبان راہ حق اور متلاشیان راہ علم حقیقت کو اس سے کامل فائدہ حاصل ہو اور حضور سید الشہداء رضی اللہ عنہ سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لائق ہو جائیں اس کتاب کے ترجمہ اور تشریح لکھنے کے کام مین پیر طریقت ، رہبر شریعت ، محب الاولیاء، عاشق مصطفےٰ، ترجمان ائمۃ الھدیٰ حضرت الحاج محمد ابراہیم عاجز قادری امیر تبلیغ اسلامی سلمہ اللہ نے پورا تعاون فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر اجر عظیم عطا فرمائے"

روحانی تربیت کا اہتمام

قبلہ پیر صاحب لوگوں کی ظاہری اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کی باطنی طہارت و اصلاح کے لیے بھی شب و روز کوشاں ہیں چنانچہ اس ضمن میں محافل ذکر ، درس تصوف ، درس کشف المحجوب ، اسلامی تربیت اور روحانی تربیت کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری و ساری ہے آپ بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے طالبان حق کو بیعت بھی فرماتے ہیں۔ اگرچہ آپ کو طریقت کے مختلف سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل ہے لیکن بیعت کے

لیے سلسلہ عالیہ قادریہ کو ترجیح دیتے ہیں، قلوب کو مصفی اور مجلیٰ کرنے کے لیے ذکر الٰہی کی بہت ترغیب دلاتے ہیں۔ جو بھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت پاتا ہے، مرید ہوتے ہی اسے ذکر کی مخصوص تسبیحات کا تحفہ عطا فرماتے ہیں، رفتہ رفتہ ذاکرین و ذاکرات مرد و خواتین کی ایک عظیم جماعت تیار ہو چکی ہے جو ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر کیف و سرور حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی منازل طے کر رہے ہیں، آپ کے آستانے پر مریدین کو راہ سلوک کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اور مئے عشق حقیقی کے طلب گاروں کے لیے روحانی تربیت کا انعقاد ہوتا ہے۔ بہت سے خوش نصیب ذکر زبانی کے ساتھ ساتھ باطنی ذکر کی برکتیں بھی پا رہے ہیں

عطا کی برسات ہو رہی ہے کرم کے چشمے ابل رہے ہیں

نگاہ قدرت نما سے مرشد دلوں کی دنیا بدل رہے ہیں

روضۂ انور سے انعام

ایک بھائی کا بیان ہے کہ مجھے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ایک رات سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد نبوی شریف کی طرف جا رہا ہوں جب دروازے پر پہنچا تو وہاں ایک نورانی چہرے والے بزرگ نظر آئے لوگ ان کی دست بوسی کر کے مسجد نبوی شریف میں داخل ہو رہے ہیں میں بھی آگے بڑھا اور دست بوسی کی انہوں نے مجھ سے ارشاد فرمایا تمہارے پیر صاحب کہاں ہیں انہیں لے کر آؤ مجھے ان سے کام ہے۔ خواب ہی میں قبلہ پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ان بزرگ ہستی کا پیغام دیا، چنانچہ قبلہ پیر صاحب اور میں ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کیا دیکھا ان کے ہاتھ میں ایک سبز چادر ہے انہوں نے وہ چادر قبلہ پیر صاحب کے گلے میں ڈال دی اور انتہائی پرتپاک انداز میں ملاقات فرمائی۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

سائیں کرم الٰہی سرکار المعروف کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی نظر عنایت

قبلہ پیر صاحب کے شیخ کریم زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، امام السالکین پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الرحمن جامی سعیدی زیدہ مجدہ ایک مرتبہ گجرات تشریف لائے اور سائیں کرم الٰہی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری دی تو دوران مراقبہ قبلہ سائیں صاحب سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا تو آپ نے فرمایا ابراہیم قادری صاحب کو میرا پیغام دینا کہ جب گجرات آیا کریں تو مجھے ضرور ملنے آیا کریں۔

فن شاعری

اللہ رب العزت نے قبلہ پیر صاحب کو بہت سی صفات حمیدہ سے نوازا۔ان اوصاف میں ایک وصف یہ بھی ہے کہ آپ کو نعت گو شاعر ہونے کا شرف حاصل ہے فن شاعری میں آپ کمال مہارت رکھتے ہیں ۔ شریعت و ادب کے دائرے میں رہ کر عشق و مستی میں ڈوب کر نعت گوئی آپ کا طرہ امتیاز ہے اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی فیضان کی واضح دلیل ہے۔ آپ کا تخلص "عاجز" ہے۔ آپ نے حمدیہ، نعتیہ اور منقبتوں پر مشتمل نہایت عمدہ کلام تحریر فرمایا ہے، آپ کا منظوم کلام سینکڑوں کی تعداد میں ہے۔اکثر اشعار قرآن وحدیث کا خلاصہ ہیں۔ آپ کے کلام پر مشتمل کئی ایک کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں باب کرم، جان جہاں، دعائے عاجز، فیضان حرمین اور فیضان کریمین مشہور ہیں، حمد باری تعالیٰ پر مشتمل آپ کا کلام پڑھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ محبت الٰہی میں غوطہ زن ہو کر وارفتگی کے عالم میں کلام تحریر فرماتے ہیں جس سے محبت و عظمت الٰہی دلوں میں موجزن ہو جاتی ہے بطور نمونہ آپ کی تحریر کردہ حمد باری تعالیٰ کے چند اشعار پیش خدمت ہیں

کہاں میں ڈھونڈوں خدا کو اپنے ہزاروں پردوں میں جو نہاں ہے

بتاؤں کیسے میں یہ حقیقت ہر ایک شے سے وہی عیاں ہے

ہے شکل وصورت سے پاک پھر بھی ظہور کرتا ہے صورتوں میں

اسی سے قائم سبھی جہاں ہیں وہ روح ارواح وجان جاں ہے

شجر حجر ہیں اسی کے حامد پڑھیں بہائم اسی کی تسبیح

یہ چاند سورج ہر ایک ستارہ اسی کا توصرف حمد خواں ہے

ایک حمد کے مقطع میں اس دنیا سے بیزاری اور اللہ سے محبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

دنیا کو چھوڑ کر تو بس اللہ کا ہو جا

عاجز بھلا رکھا ہے کیا خانہ خراب میں

قبلہ پیر صاحب قلب وروح کی طہارت پر بہت زور دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ہماری روحانی غذا ذکر خدا ہے بس اللہ کے ذکر کو اپنا وظیفہ بنائیں اس کی محبت کے چراغ اپنے دلوں میں جلائیں اور اس کی معرفت کے حصول کو دنیا میں جینے کا مقصد بنائیں چنانچہ درج ذیل اشعار اس بات کی عکاسی کر رہے ہیں۔

حب خدا بھی ملتی ہے دل کی جلا کے بعد

پر نور دل بھی ہوتا ہے صدق وصفا کے بعد

ذکر خدائے پاک تو ہے روح کی غذا

ظاہر کمال کرتی ہے یہ اس غذا کے بعد

جو خواہشات نفس کے پیچھے لگا رہے

کیا پائے گا وہ قرب خدا اس خطا کے بعد

تم پیروی نفس سے مردہ کرو نہ دل

دل کو جلا تو ملتی ہے یاد خدا کے بعد

عاجز کوئی بھی نیک عمل جب بھی تم کرو

کرنا خدائے پاک کی حمد وثناء کے بعد

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا اظہار نعتوں کی صورت میں بھی پیش کیا آپ اس انداز سے نعت تحریر فرماتے ہیں کہ دلوں میں محبت رسول کا نور بھر دیتے ہیں۔ آپ کشتہ ء عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ آپ کے نعتیہ کلام سے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

نبی ہیں مالک کونین یوں ہے ہر جہاں ان کا

زمیں ان کی زماں ان کا مکیں ان کے مکاں ان کا

شہ کون ومکاں کی شان ورفعت کا ہے کیا کہنا

مکاں تو پھر مکاں ہے لامکاں بھی ہے مکاں ان کا

خدا کی کل خدائی مصطفےٰ کے زیر فرماں ہے

ہر اک جا حکم نافذ ہے یہاں ان کا وہاں ان کا

شفاعت جب کریں گے عاصیوں کی شافع محشر

عطا عاجز کو بھی ہو گا سہارا بے گماں ان کا

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے کلام کی مقبولیت

ایک مبلغ کا بیان ہے کہ میں مدینۃ المنورہ میں حاضر تھا ایک رات قبلہ پیر صاحب کو وہاں سے فون کر کے دعا کے لیے عرض کیا۔ آپ نے دعا دی اور فرمایا جب صبح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری ہو تو میرا لکھا ہوا سلام سنہری جالیوں کے روبرو پیش کرنا اس سلام کے کافی اشعار مجھے زبانی یاد تھے جب صبح حاضری کا وقت آیا میرے ساتھ دو دوست بھی تھے ہم تینوں لائن میں لگ گئے تاکہ سنہری جالیوں کے قریب پہنچ جائیں جب قریب پہنچے تو دیکھا روضۂ

رسول پر مقرر محافظ کسی کو وہاں کھڑا نہیں ہونے دے رہے لوگ سلام کر کے گزرتے جا رہے ہیں میرے دل میں فکر لاحق تھی کہ قبلہ پیر صاحب کا سلام کیسے پیش کروں گا جب جالیوں کے قریب پہنچا میرے دونوں دوستوں کو انہوں نے دھکا دے کر آگے نکال دیا مگر میں نے فورا سنہری جالیوں کے روبرو ایک ستون کے ساتھ کھڑے ہو کر آنکھیں بند کر کے قبلہ پیر صاحب کا سلام پیش کرنا شروع کر دیا

اے شہنشاہ دو عالم الصلوۃ والسلام

اے حبیب رب ارحم الصلوۃ والسلام

وہ مبلغ بیان فرماتے ہیں کہ جب تک میں سلام پیش کر تا رہا اس دوران نہ ہی مجھے کسی نے دھکا دیا نہ آواز دی بلکہ میں انتہائی یکسوئی سے قبلہ پیر صاحب کا سلام پیش کرتا رہا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میں ان محافظین کی نظر سے اوجھل کر دیا گیا ہوں آخر کار میں خود ہی سلام عرض کر کے جالیوں سے رخصت ہوا یہ قبلہ پیر صاحب کے کلام کی بارگاہ رسالت میں مقبولیت کی واضح دلیل ہے۔

بارگاہ غوثیت میں آپ کے کلام کی مقبولیت

آپ کی تحریر کردہ درج ذیل منقبت وہ ہے کہ جو آپ نے سرکار غوث اعظم کے حکم پر تحریر فرمائی۔ بعدہٗ اسے بارگاہ غوثیت میں پیش فرمایا۔ اس منقبت کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

فیضان مصطفے کا دریا ہیں غوث اعظم

اور لطف حیدری کا چشمہ ہیں غوث اعظم

اس منقبت میں ایک شعر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو بہت پسند آیا جب قبلہ پیر صاحب نے وہ شعر پیش کیا کہ

جس طرح انبیاء میں محبوب رب ہیں افضل

اس طرح اولیاء میں اعلیٰ ہیں غوث اعظم

تو سیدنا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس منقبت کے بقیہ اشعار درج ذیل ہیں:

عالم کا ذرہ ذرہ ان کی نگاہ میں ہے

رب کی عطا سے ایسے بینا ہیں غوث اعظم

عظمت میں عز و شان میں رفعت میں مرتبہ میں

فضل و عطا کے رب سے یکتا ہیں غوث اعظم

بغداد میں ہیں لیکن ہر شے پہ ہے تصرف

موجود اس طرح سے ہر جا ہیں غوث اعظم

ہر فرد اور بدل کا ہر غوث و قطب کا بھی

عاجز یقین جانو قبلہ ہیں غوث اعظم

بہر حال قبلہ پیر صاحب کی دینی اصلاحی تبلیغی خدمات، تصنیفات، روح پرور بیانات، عشق و محبت سے لبریز شاعری اور روحانی فیضان و برکات و کمالات کو دیکھ کر صاحب عقل و ذی فہم اس بات کا برملا اقرار کرتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

الغرض آپ ایک ہمہ گیر شخصیت کے حامل ہیں کہ آپ جہاں واقف شریعت ہیں وہاں رہنمائے طریقت بھی ہیں جہاں معرفت الٰہی سے لوگوں کو آشنا کر رہے ہیں وہاں انہیں علم حقیقت کا درس بھی دیتے ہیں یقیناً آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا ہرگز ہرگز محروم نہیں رہتا وہ یقینا درج ذیل قول مبارک سے مستفید ہوتا ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ:۔ اللہ کے ولی کی ایک لمحہ صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے

الحمد للہ آپ کے فیضان نظر نے کتنے پتھروں کو ہیرا بنا دیا ہے اور کتنوں کو راہ سلوک پر گامزن کر کے منزل آشنا کر دیا ہے بیشک آپ یادگار سلف اور ہم پر اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہیں اللہ رب العزت کے دربار رحمت میں دعا ہے کہ آپ کا سایہ عاطف ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے آپ کا روحانی فیضان سدا جاری و ساری رہے اور آپ کے

علم، عمل و عمر و فیضان میں خوب برکت ہو اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنا نصیب ہو اور دونوں جہانوں میں آپ کا ساتھ نصیب ہو (آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

جن پہ میری جاں فدا وہ پیر عاجز قادری

جو ہیں میرے دلربا وہ پیر عاجز قادری

خدمت دیں کا ہے سہرا آپ کے ماتھے سجا

دین حق کی جو ضیاء وہ پیر عاجز قادری

ہاتھ جس نے بھی دیا اس سے وفا کی عمر بھر

بالیقین ہیں باوفا وہ پیر عاجز قادری

کر دیا ممتاز جس نے جو گلے میں ڈال کر

غوث اعظم کا پٹہ وہ پیر عاجز قادری

جو جڑا دامن سے ان کے معرفت وہ پا گیا

نور عرفاں کا دیا وہ پیر عاجز قادری

اک تصور آپ کا سب مشکلوں کا حل بنا

ہیں روحانی پیشوا وہ پیر عاجز قادری

آپ کی نظر کرم نے کر دیا ذاکر ہمیں

ہیں یقینا باصفا وہ پیر عاجز قادری

اب تلاطم خیز موجوں کا نہیں عاکف کو ڈر

ناؤ کے ہیں ناخدا وہ پیر عاجز قادری

خاک پائے عاجز

پروفیسر انجینئر غلام یاسین عاکف قادری

وائس پرنسپل گورنمنٹ سویڈیش پاکستانی کالج آف ٹیکنالوجی گجرات